

مُقَدَّس ترانہ مُسرور مُقَدَّسوں کی طرف سے
نمبر 3476

ایک منادی
جو جمعرات، 16 ستمبر 1915 کو شائع ہوئی
جو خُدا کے خادم سی۔ ایچ۔ سُبْرجن نے
بروز خُداوند، شام کے وقت، 5 مارچ 1871 کو
میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوئنگٹن میں دی

”اب میں اپنے محبوب کو ترانہ گاؤں گا، اپنے محبوب کا گیت“
یسعیاہ 1:5

یہ نبی کی زبان ہے، اُس نبی کی جو خُدا کے رُوح سے معمور تھا۔ ایک عام ایماندار بھی خُدا کا گیت گانے کے لیے کافی ہو سکتا تھا، مگر دیکھو! نبی کو یہ کوئی پست مشغولیت نہ لگی، نہ ہی اُس نے اپنے وقت کا زیاں سمجھا کہ وہ گیت گانے میں مشغول ہو۔ آسمان کے نیچے کوئی مشغولیت ایسی جلیل و عظیم نہیں جو خُدا کی تمجید کرنے سے بڑھ کر ہو—اور چاہے جو بھی کام ہمیں سپرد کیے گئے ہوں، ہم ہمیشہ بہتر کریں گے اگر ہم تھوڑی دیر کو رُک کر مُقَدَّس مدح سرائی میں وقت صرف کریں۔

اگرچہ میں روحانی مشقوں میں کسی کو دوسرے پر ترجیح نہ دینا چاہوں، تو بھی میں اُس قدیم عالمِ دین کی بات کی تصدیق کروں گا جس نے کہا: ”حمد کا ایک مصرع دُعا کے ایک ورق سے بہتر ہے“—کہ حمد ہی سب سے اعلیٰ، اشرف، بہترین، تسکین بخش اور صحت بخش مشغولیت ہے جس میں ایک مسیحی مصروف پایا جائے۔ اگر یہ الفاظ کلیسیا کی زبان سمجھے جائیں، تو وہ قدیم کلیسیا بجا طور پر اپنے سارے خیالات خُدا کی تمجید کی طرف مائل کر چکی تھی۔

اگرچہ جانوں کا جیتنا ایک عظیم کام ہے، اگرچہ ایمانداروں کی ترغیب ایک اہم معاملہ ہے، اگرچہ گمراہوں کی بحالی نہایت سنجیدہ توجہ چاہتی ہے، تو بھی، کبھی، برگز، برگز ہم اپنے محبوب کے نام کی حمد و تمجید سے باز نہ آئیں۔ یہ وہی کام ہے جو ہمیں آسمان میں کرنا ہے—اُو ہم یہ نغمہ پہیں شروع کریں اور زمین پر کلیسیا کو آسمان بنا دیں۔

متن کے الفاظ ہیں، ”اب میں گاؤں گا،“ اور یہی ہمیں ابتدا کا کلمہ دیتے ہیں۔

I

- رُوح کا نغمہ اور اُس کے سُر

اب میں گاؤں گا۔ کیا یہ فقرہ اِس امر کی طرف اشارہ نہیں کرتا کہ ایسے اوقات بھی تھے جب وہ شخص جو یہ کلمات کہہ رہا تھا، گانے کے قابل نہ تھا؟ اُس نے فرمایا، ”اب میں اپنے محبوب کو گاؤں گا۔“ تو گویا پہلے ایسے لمحے بھی تھے جب اُس کی آواز، اُس کا دل، اور اُس کے حالات اُس ترتیب میں نہ تھے کہ وہ خُدا کی حمد کر سکتا۔

اے میرے بھائیو، کچھ عرصہ پہلے ہم بھی اپنے محبوب کے لیے ترانہ نہ گاسکتے تھے، کیونکہ ہم اُسے محبت نہ کرتے تھے—ہم اُسے جانتے نہ تھے—ہم خطاؤں اور گناہوں میں مردہ تھے۔

شاید ہم نے کبھی مقدس نغمہ سرائی میں شمولیت کی، لیکن ہم نے خُداوند کا تمسخر کیا۔ ہم اُس کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے، اور اُن ہی کی مانند الفاظ ادا کیے، لیکن ہمارے دل اُس سے دُور تھے۔ اُو ہم اُن جھوٹے مزامیر پر شرمندہ ہوں۔ اُو ہم توبہ کے کئی اشک بہائیں کہ ہم نے اِس قدر ریاکاری سے خُداوند علی الاعلیٰ کے حضور آنا گوارا کیا۔

پھر اِس کے بعد ہم اپنے فطری حال کا شعور لائے، اور ہمارا گناہ ہم پر بھاری ہوا۔ اُس وقت ہم اپنے محبوب کے لیے گانے کے میں تھا۔ ہم صرف آپیں بھر سکتے تھے، اور کراہیں minor scale قابل نہ تھے۔ ہمارا نغمہ گہرے ماتم کے سُروں میں، اور نکال سکتے تھے۔

مجھے خوب یاد ہے جب میری راتیں غم میں بسر ہوتی تھیں، اور میرے دن تلخی میں۔ میری حیات سراسر دُعا تھی، گناہ کا اقرار، اور اپنی حالت پر نوحہ و ماتم۔

اُس وقت میں گانے کے قابل نہ تھا، اور اگر تم میں سے کوئی آج کی شب اُسی حال میں ہے، تو میں جانتا ہوں کہ تم بھی ابھی گانے کے لائق نہیں ہو۔ مگر یہ خُدا کا رحم ہے کہ تم دُعا کر سکتے ہو۔ اُس وقت کا پہل لے اُو جو مناسب ہے، اور تمہارے لیے اس وقت سب سے موزوں پہل اپنے گناہ کا فروتن اقرار اور یسوع مسیح کے وسیلہ سے رحم کی دلی تلاش ہے۔ اسی کو اپناؤ، اور تھوڑی ہی دیر میں تم بھی اپنے محبوب کے لیے گیت گاؤ گے۔

اے مسیح یسوع میں میرے بھائیو، اب کئی برس بیت چکے ہیں جب ہم نے مسیح پر ایمان لایا، لیکن تب سے اب تک ایسے اوقات بھی آئے جب ہم گانے کے لائق نہ رہے۔ افسوس! ہم پر ایک وقت ایسا بھی آیا جب ہم نے اپنی راہوں کی نگہبانی نہ کی، بلکہ گمراہی اختیار کی۔ جب کسی چاپلوس نے ہمیں اُس تنگ راہ سے بھٹکا دیا جو آسمان کی طرف جاتی ہے، اور ہمیں گناہ میں لے گیا۔ تب خُدا کی تادیبیں ہم پر آئیں، اور ہمارا دِل ٹوٹ گیا، یہاں تک کہ ہم نے داؤد کی مانند پچاسویں زبور میں اُہ و زاری کی۔

اُس وقت اگر ہم نے کچھ گایا بھی، تو بس توبہ کے نوحے نکلے، کوئی ترانہ نہ۔ ہم نے زبور کی اُن سب عبارتوں کو ایک طرف رکھ دیا جن میں ”بللویاہ“ شامل تھا، اور ہم صرف ندامت کے نغمے کراہ سکتے تھے۔ اُس وقت ہمارے لیے کوئی گیت نہ تھا۔ تاکہ عمنائیل نے ایک بار پھر ہم پر تبسم فرمایا، اور ہم اُس سے پھر سے ملانے گئے، اپنی آوارگی سے واپس لائے گئے، اور فضل الہی کے احساس میں بحال ہوئے۔

اس کے علاوہ، کبھی کبھار ہم نے خُدا کے چہرہء منور کے نور کے چھن جانے پر بھی غمگین ہونا سیکھا۔ ہمارے بہترین اوقات: میں بھی ہمیشہ گرمیوں کا سا موسم نہیں ہوتا۔ اگرچہ اکثر اوقات

”ہم صاف طور پر پڑھ سکتے ہیں“
”آسمانی مکانوں کی سند“

تو بھی ہمارے روزے کے دن آتے ہیں، جب دُلہا ہمارے ساتھ نہیں ہوتا۔ تب ہم روزہ رکھتے ہیں۔ خُدا نہیں چاہتا کہ یہ دُنیا اتنی آسمان جیسی بن جائے کہ ہم اُس میں ٹھہرنے پر راضی ہو جائیں۔ پس وہ کبھی کبھار سورج کے سامنے بادل ڈال دیتا ہے تاکہ ہم تاریکی میں پکار اُٹھیں، ”اُہ! کاش میں جانتا کہ وہ کہاں ہے تاکہ اُس کی نشست تک جا پہنچوں!“ ایسے وقت میں فضل کے وسائط بھی ہمیں تسلی نہیں دیتے۔ ہم تنہائی میں رحم کے تخت تک جا سکتے ہیں، لیکن وہاں بھی ہمیں روشنی بہت کم میسر آتی ہے۔

اگر خُداوند اپنے آپ کو چھپا لے، تو رُوح میں کوئی خُوشی نہیں رہتی، بلکہ غم، تاریکی اور اداسی ہر طرف چھا جاتی ہے۔ تب ہم اپنی ستاریں بید کی شاخوں پر لٹکا دیتے ہیں، اور اگر کوئی ہم سے ترانہ مانگے، تو ہم اُسے کہتے ہیں، ”ہم بیگانہ سرزمین میں ہیں، بادشاہ رُخصت ہو چکا ہے۔ ہم کیسے گائیں؟“ ہمارا دِل بوجھل ہوتا ہے، اور ہمارے غم بڑھتے جاتے ہیں۔

پھر ایک اور وقت ایسا بھی آتا ہے جب ہم اپنے محبوب کے لیے ترانہ نہیں گا سکتے۔ وہ وقت جب خُدا کی کلیسیا غم کے بادلوں تلے ہو۔ میری اُمید ہے کہ ہم سب حقیقی محب وطن اور نئی یروشلیم کے سچے شہری ہیں، اور جب مسیح کی بادشاہی آگے نہیں بڑھتی، تو ہمارے دِل اذیت سے بھر جاتے ہیں۔ اے میرے بھائیو، اگر تم ایسی کلیسیا کے رُکن ہو جو اپنے ہی خلاف منقسم ہے، جہاں خدمت میں قدرت نہیں، جہاں کوئی نیا ایمان نہیں، کوئی روحانی زندگی نہیں۔ تو خواہ تمہارے دِل کا حال کچھ بھی ہو، تم خُدا کی کلیسیا کی ویرانی پر ضرور آہیں بھرو گے۔

”اے یروشلیم، اگر میں تجھے بھُلا دوں“
”تو میرا دہنا ہاتھ اپنی مہارت بھُلا دے۔“

یہی ہر صادق صیون کے شہری کا حال ہے۔ اور خواہ ہمارے اپنے دِل سرسبز ہوں، اور ہماری جائیں سیراب باغ کی مانند ہوں، تو بھی اگر ہم دیکھیں کہ عبادت گاہ خالی ہے، خُدا کا گھر بے حرمت ہو رہا ہے، کلیسیا گھٹتی اور پست ہوتی جا رہی ہے، خوشخبری کا مذاق اڑایا جاتا ہے، بے اعتقادی غالب ہے، توہم پرستی آزاد گھوم رہی ہے، پرانے عقائد کو جھٹلایا جا رہا ہے، اور مسیح کے صلیب کو بے اثر بنا دیا گیا ہے۔ تو ایسے وقت میں ہم گانے کے لائق نہیں ہوتے۔ ہمارے دِل بے سُر ہو جاتے ہیں، ہماری انگلیاں رباب کے تاروں کو بھول جاتی ہیں، اور ہم اپنے محبوب کے لیے گیت نہ گا سکتے۔

تاہم ان استثنائی حالتوں کو چھوڑ کر، میں ایک بالکل مختلف نغمے کی طرف رُخ کرتا ہوں، اور کہتا ہوں کہ ایک مسیحی کی تمام زندگی اِن الفاظ سے بیان کی جا سکتی ہے:
”اب میں اپنے محبوب کو ایک گیت گاؤں گا۔“

جب سے گناہ معاف ہوا، اُس لمحے سے لے کر اُس گھڑی تک جب تک ہم اِس زمین پر ہیں، یہ ہماری دائمی خوشی ہونی چاہیے کہ ہم اپنے محبوب کو ایک ترانہ گائیں۔

ہم یہ کیسے کریں؟“ تم کہتے ہو۔“
 تو سنو، ہم یہ کئی طریقوں سے کر سکتے ہیں۔
 ایک چیز ہے جسے ہم ”شکر کا احساس“ کہہ سکتے ہیں—یعنی دل میں شکرگزاری کا جذبہ ہونا—اور یہ ہر مسیحی کی
 عمومی اور عالمگیر رُوح ہونی چاہیے۔

فرض کرو، اے میرے عزیز بھائی، کہ تم دولتمند نہیں—تو شکر کرو کہ تمہیں کھانے کو، پینے کو، اور پہننے کو کافی میسر
 ہے۔
 فرض کرو کہ تمہارے پاس آسمان کی اُمید بھی نہ ہو (اگرچہ مسیحی کے لیے یہ بات ممکن نہیں)، تو بھی میں کہوں گا، ”شکر
 کرو کہ تم جہنم میں نہیں۔“

لیکن اے مسیحی، میں تجھ سے کہوں گا، ”شکر کر کہ تُو کبھی وہاں نہ جائے گا، اور اگر ابھی تیری موجودہ خوشیاں لبریز نہیں،
 “تو بھی خُدا کے لوگوں کے لیے آرام باقی ہے“—یہی تسلی تیرے لیے کافی ہو۔

کیا سال کے کسی دن، یا دن کی کسی گھڑی میں، ایسا وقت بھی آتا ہے جب مسیحی کو شکرگزاری نہ کرنی چاہیے؟
 ہمارا جواب فوراً ہے—کبھی نہیں
 ،ایسا کوئی دن نہیں
 ایسا کوئی لمحہ نہیں۔

ہم ہمیشہ وہ برکتیں پا رہے ہیں جو بیان سے باہر اور بے حد قیمتی ہیں
 پس آئیے ہم ہمیشہ اُس ہاتھ کی تمجید کریں جو انہیں عطا کرتا ہے۔

ہم ہمیشہ، اے عزیزو
 ،جیسا کہ ہم ابدیت کے آغاز سے پہلے بھی مسیح کے کفارہ یافتہ ہاتھوں پر کندہ تھے
 ،ہمیشہ اُس بیش بہا خون کے ذریعے مخلص
 ،ہمیشہ اُس قدرت سے محفوظ
 ،جو مصالحت کنندہ میں سکونت رکھتی ہے
 ،ہمیشہ اُس میراث کے وارث
 —جو خُدا نے قسم کھا کر عہد کے ذریعے ہمیں عطا کی
 ،تو ہم ہمیشہ شکر گزار رہیں
 ،اور اگر ہم اپنے لبوں سے مسلسل نہ بھی گا سکیں
 تو بھی اپنے دلوں سے ہمیشہ گاتے رہیں۔

پھر، اے بھائیو
 ہمیں صرف شکرگزاری نہیں بلکہ ”شکر زندگی“ گزارنی چاہیے۔
 ،میری دانست میں شکر زندگی
 شکرگزاری سے کہیں بہتر ہے۔

یہ کس طرح ممکن ہے؟
 ،خوش اخلاقی کے عمومی رویے سے
 اُس کے احکام کی فرمانبرداری سے
 ،جس کی رحمت سے ہم زندہ ہیں
 ،ہمیشہ خُداوند میں مسرور رہنے سے
 اور اپنی خواہشات کو اُس کی مرضی کے تابع کرنے سے۔

—آہ! کاش ہماری تمام زندگی ایک زبور بن جائے
 ،ایسا ہو کہ ہر دن ایک بابرکت بند ہو اس عظیم نظم کا
 ،کہ جب سے ہم نے رُوحانی جنم پایا
 ،تا اُس گھڑی کے جب ہم فردوس میں داخل ہوں
 ہم اپنی ہر سوچ، ہر بات، اور ہر عمل میں
 پاک نغمہ سرائی کرتے رہیں۔

—اُئیے ہم اُسے شکر گزاری دیں
،نہ صرف شکرگزاری
بلکہ شکر زندگی۔

،لیکن اس کے ساتھ
—ہمیں شکر گوئی بھی شامل کرنی چاہیے
یعنی زبان سے شکر کا اظہار۔
!ہم کافی نہیں گاتے، اے میرے بھائیو

،جس طرح میں تمہیں دُعا کے معاملے میں اُبھارتا ہوں
شاید اُسی شدت سے مجھے تمجید کے معاملے میں بھی زور دینا چاہیے۔
کیا ہم پرندوں جتنا بھی گاتے ہیں؟
حالانکہ اُن کے پاس کیا بے گانے کو؟
!اور ہم پر تو کیا کچھ انعام کیا گیا

کیا ہم فرشتوں جتنا گاتے ہیں؟
حالانکہ وہ کبھی مسیح کے خون سے مخلص نہ ہوئے۔
اے فضاء کے پرندو، کیا تم مجھ سے بہتر نغمہ سرا ہو؟
اے آسمان کے فرشتو، کیا تم مجھ سے بلند تر گاؤ گے؟
،تم نے اب تک تو مجھ پر سبقت پائی
—مگر اب سے میں بھی تمہارا ہمسر بننے کی ٹھانتا ہوں
ہر دن، ہر رات، اپنی جان کو پاک ترانے میں انڈیلوں گا۔

،کبھی کبھار ہم خُدا کا شکر نہ صرف احساس، شکر زندگی، اور زبان سے ادا کر سکتے ہیں
—بلکہ خاموش رضا کے ذریعے بھی کر سکتے ہیں
،اُس کی حضوری میں صبر کے ساتھ دُکھ اُٹھا کر
اور اُس کے ہاتھ سے نیکی کے ساتھ بدی کو بھی قبول کر کے۔

یہ اکثر زبان سے ادا کیے گئے کسی عالی شان زبور سے بڑھ کر شکرگزاری ہوتی ہے۔
،اُس کے حضور جھک کر یہ کہنا
"میری نہیں، بلکہ تیری مرضی پوری ہو"
ایسا خراج عقیدت ہے
جو کروبیوں اور سرافیمیوں کی بللویاہ کے برابر ہے۔

،نہ صرف راضی ہونا
—بلکہ خوشی سے اُس کی مرضی کے آگے سر جھکانا
—خواہ ہم کچھ بنیں یا کچھ نہ رہیں
—جیسا کہ خُدا چاہے
یہی حقیقت میں اپنے محبوب کو ایک گیت گانے کے مترادف ہے۔

اب، یہ سب بیان کرنے کے بعد
،کہ کچھ ایسے وقت بھی ہوتے ہیں جب ہم گانے کے قابل نہیں
،لیکن عمومی طور پر
—ہماری زندگی تعریف ہی ہونی چاہیے
:اُئیے اب میں متن کی طرف واپس آ کر کہوں

کبھی کبھی ایسے منتخب مواقع بھی ہوتے ہیں
،جو خدائی مصلحت اور فضل سے مقرر ہوتے ہیں
:جب ہماری جان پکار اُٹھتی ہے
—اب، ہاں اب—اگر کبھی نہ بھی گایا ہو، تو بھی اب"

”ہر موقع سے بڑھ کر
”میں اپنے محبوب کو ایک گیت گاؤں گا

میری صرف یہی دُعا ہے کہ
یہاں موجود کچھ نہیں بلکہ سبھی مسیحی محسوس کریں
کہ آج کی شب بھی اُن مخصوص لمحات میں سے ایک ہے۔

—اور جب تم اس میز کے حضور بیٹھے ہو
—وہ میز جس پر کچھ ہی دیر میں تمہارے نجات دہندہ کے دکھوں کی نشانیاں رکھی جائیں گی
تو میری اُمید ہے کہ تم بھی کہو گے
”آج رات“

”میں ضرور اپنے محبوب کو ایک گیت گاؤں گا،
کیونکہ اگر کبھی میں نے اُس سے محبت کی
”تو آج رات ضرور کرتا ہوں

اُنئے ہم غور کریں

||

کچھ ایسے مواقع جن پر ہمیں اُس کے نام کی ستائش کرنی چاہیے۔

اولین وہ ساعت ہے جب ہماری جان پہلی بار یسوع کی لامحدود محبت کو پہچانتی ہے
،جب گناہوں کی معافی ہمیں عطا ہوتی ہے
جب ہم مسیح کے ساتھ اُس پاک نکاح میں داخل ہوتے ہیں
جس میں وہ ہمارا دُلہا اور ہمارا خُداوند ہے۔

یہ نغمہ اُس شادی کی ضیافت بن جاتا ہے۔
کیا خوشی کے بغیر کوئی نکاح مکمل ہو سکتا ہے؟
اُہ! کیا تمہیں یاد ہے؟
،برسوں گزر چکے
پھر بھی کیا وہ دن تمہیں یاد نہیں
جب تم نے پہلی بار اُس کی طرف نظر کی
اور تم روشن کیے گئے؟

جب تمہاری جان نے اُس کے ہاتھوں کو تھاما
اور تم اور وہ ایک ہو گئے؟
،دیگر دنوں کو میں بھول چکا ہوں
مگر اُس دن کو بھلا دینا میرے بس میں نہیں۔

،دوسرے دن
ایسے جیسے سکے جو عرصہ دراز تک گردش میں رہے ہوں
،اپنی چھاپ کھو بیٹھے
—لیکن وہ دن

—جب میں نے پہلی بار نجات دہندہ کو دیکھا
،وہ آج بھی اپنی پوری تازگی اور وضاحت کے ساتھ میرے دل پر نقش ہے
گویا وقت کی چھاپ سے ابھی ابھی نکلا ہو۔

میں اُسے کیسے بھول سکتا ہوں؟
،وہ پہلا لمحہ، جب یسوع نے فرمایا
”تو میرا ہے، اور میں تیرا محبوب ہوں۔“
کیا تم میں سے کسی نے گزشتہ ہفتہ نجات پائی؟
کیا تم میں سے کسی کو یسوع مسیح ملا
کسی عبادت میں؟

کیا تم نے آج صبح اُسے پایا؟
کیا آج دوپہر تم پر برکت نازل ہوئی؟
تو اُس موقع کو مقدس ٹھہراؤ
اپنی جان کو حضرت اعلیٰ کے حضور انڈیل دو۔

اب، اگر کبھی نہیں
تو آج
اپنے محبوب کو اپنے نغموں میں سب سے بہتر نغمہ پیش کرو۔

اُٹھ، اے میری شان"
اُٹھ، اے رباب و ستار
میں آپ اُٹھوں گا، اور صبح ہی صبح تیری ستائش کروں گا۔
میں تیری حمد کروں گا
کیونکہ تُو مجھ پر خفا تھا
پر تیری خفگی جاتی رہی
اور تُو نے مجھے تسلی دی ہے۔

لیکن یہ ابتدائی لمحہ ہی واحد موقع نہیں
مسیح کے ساتھ زندگی کی ابتدا ہی ساری خوشی کا محور نہیں۔
نہیں! اُس کے نام مبارک کی تمجید ہو
بعض اوقات ہمیں خوشی کے عالیشان دین عطا کیے جاتے ہیں
جب بادشاہ خود ضیافت برپا کرتا ہے۔

اکثر میری جان کو اس میز پر یہی تجربہ ہوتا ہے۔
ہر خداوند کے دن جب میں اُس پاک شراکت میں آتا ہوں
تو یہ کبھی میرے لیے فرسودہ نہیں ہوتا۔
بلکہ،

میں محسوس کرتا ہوں
کہ ہر بار میں زیادہ محبت سے اپنے خداوند کے دُکھوں کو
روٹی توڑنے میں یاد کرتا ہوں۔

اور عموماً جب ہم اُس میز کے گرد جمع ہوتے ہیں
ہم، جو اُس کے معنی کو جانتے ہیں
محسوس کرتے ہیں
"اب میں اپنے محبوب کو گیت گاؤں گا۔"
یہی بہتر تھا کہ اُس عشائے ربانی کے بعد بھی
انہوں نے ایک حمد گائی۔

ہمیں بھی ایسی ہی کوئی صورت درکار ہے
کہ اپنے دل کی پاک خوشی کو
نغمہ بنا کر اُس کے حضور پیش کریں۔

لیکن نہ صرف جب وہ نشانیاں ہمارے سامنے ہوں
بلکہ جب تم کوئی وعظ سُنو جو تمہاری جان کو غذا دے
جب تم کوئی باب پڑھو
—اور وعدے نہایت قیمتی معلوم ہوں
جب تم خلوت میں دُعا کرو
—اور مسیح کے بہت قریب ہو جاؤ
تو میں جانتا ہوں تمہارا دل پکار اٹھتا ہے

اب میں اپنے محبوب کو گیت گاؤں گا۔"
 اُس نے مجھے ملاحظہ فرمایا
 اور میں اُس کی حمد کروں گا۔
 اُس نے میری جان کو امی ندیب کے رتھوں کی مانند بنا دیا ہے
 تو میری قوت اور سرور کہاں خرچ ہو
 سوا اُس کے پیارے قدموں کے
 "جہاں میں سجدہ کر کے اُس کے نام مبارک کو سرفراز کروں؟"

!آہ

کاش ہم بسا اوقات ضابطہ اور رسمیت کو توڑتے
 تاکہ ہم اپنے خداوند کو نغمہ دے سکیں۔
 وہ یقیناً اس کے لائق ہے۔
 ٹھنڈی ناشکری
 ہماری تمجید کو ہونٹوں پر منجمد نہ کرے۔

ہمیں چاہیے

کہ خداوند یسوع مسیح کی حمد کریں
 اور اپنے محبوب کو گیت گائیں
 خصوصاً جب اُس نے ہمیں کسی عظیم ربائی بخشی ہو۔

"تو مجھے ربائی کے نغموں سے گھیر لے گا"
 داؤد کہتا ہے۔

کیا تم بیماری کے بستر سے اٹھائے گئے؟
 کیا تم کسی شدید مالی پریشانی سے گزرے؟
 کیا خدا کی مدد سے تمہاری کردار کشی کا داغ مٹایا گیا؟
 کیا تم کسی منصوبے میں کامیاب ہوئے؟
 کیا تم نے اپنے بچے کو صحت یاب پایا؟
 یا وہ بیوی، جو موت کے دروازے تک جا پہنچی تھی
 کیا وہ تمہیں واپس دی گئی؟
 کیا تم نے مسیح کے چہرہ مبارک کی روشنی کو اپنے دل میں محسوس کیا؟
 کیا کوئی پھندا توڑا گیا؟
 کیا کوئی آزمائش دور ہوئی؟
 کیا تمہاری رُوح شادمان ہے؟
 کیا کوئی خوش ہے؟"
 "تو وہ زبور گائے"

!آہ

اب جب سورج چمکتا ہے
 جب پھول کھلتے ہیں
 تو اپنے محبوب کو گیت دو۔

جب سال کا رُخ پلٹتا ہے
 اور خوشگوار موسم آتا ہے
 پرندے محسوس کرتے ہیں
 —اور اپنی نغمہ سرائی کو تجدید کرتے ہیں
 اے ایماندارو
 !تم بھی ویسا ہی کرو

جب جاڑا گزر چکا ہو،
جب بارش ختم ہو جائے،
تو زمین کو اپنی شکرگزاری کے نغموں سے بھر دو۔

لیکن یاد رکھو
اے ایماندار
کہ تمہیں سب سے بڑھ کر
اپنے محبوب کو گیت اُس وقت گانا چاہیے
—جب حالات ویسے نہ ہوں
—جب غم تم پر چھا جائیں
کیونکہ وہ رات میں بھی نغمے عطا کرتا ہے۔

شاید اُس موسیقی سے میٹھا کوئی نغمہ نہیں
—جو آزمائش میں ڈوبے ایماندار کے لبوں اور دل سے نکلتا ہے
تب وہ حقیقت پر مبنی ہوتا ہے۔

جب ایوب نے راکھ کے ڈھیر پر بیٹھ کر خُدا کی حمد کی
تو شیطان بھی نہ کہہ سکا
کہ وہ ریاکار ہے۔
جب ایوب خوشحال تھا
تو ابلیس نے کہا
"کیا ایوب مفت میں خُدا کی خدمت کرتا ہے؟"
لیکن جب وہ سب کچھ کھو بیٹھا
اور پھر بھی کہا
"خُداوند کے نام کی حمد ہو"
تو وہ راستباز
ایسے چمکا
جیسے گھٹاؤں کے پیچھے سے ابھرتا ہوا تارا۔

اُہ!
اُٹھے ہم یقینی بنائیں کہ جب ہم پر مصیبت آ پڑے
تب بھی ہم خُدا کی حمد کریں۔
یقیناً اُس وقت گانا نہ بھولیں۔

ایک مقدّس شخص
ایک شب اپنے رفیق کے ساتھ چلتے ہوئے
بلبل کی آواز سن کر کہنے لگا
"اے بھائی"
یہ پرندہ اندھیرے میں بھی
اپنے خالق کی تمجید کر رہا ہے۔
تو آ
گاؤ،
"اور اپنے خُداوند کو رات کا نغمہ پیش کرو۔"

مگر دوسرا بولا
"میری آواز بھاری ہے"
"اور گانے کی عادت نہیں۔"
تب اس نے کہا
"اتو میں گاؤں گا"
اور وہ گانے لگا۔

ایسا معلوم ہوا
جیسے بابل نے اُسے سن کر
،اور بھی بلند آواز میں گانا شروع کیا
،اور وہ گاتا رہا
،حتیٰ کہ دوسرے پرندے بھی شامل ہو گئے
اور رات نغمہ سے شیریں ہو گئی۔

مگر تھوڑی دیر بعد
:وہ نیک شخص بولا
،میری آواز ساتھ نہیں دے رہی"
لیکن اس پرندے کا گلا
اب بھی میرا ساتھ دے رہا ہے۔
کاش! میں اُڑ کر
کسی ایسی جگہ جا سکتا
"جہاں میں ابدالآباد گاتا رہوں۔"

!آہ
مبارک وہ وقت ہے
جب ہم اندھیرے میں بھی
،خُدا کی حمد کر سکیں
جب تاریکی چھا جائے
اور آزمائشیں بڑھ جائیں۔

:تب ہم کہیں
"میں اپنے محبوب کو گیت گاؤں گا۔"

اور میں تمہیں ٹھیک ٹھیک بتاؤں
—کہ میں اس سے کیا مراد لیتا ہوں
تم میں سے کوئی
ابھی ابھی
،ایک نہایت شدید مصیبت سے گزرا ہے
—اور تمہارا دل ٹوٹا ہوا ہے
تم چاہتے ہو کہ کلیسیا تمہارے لیے دُعا کرے
تاکہ تم سنبھل سکو۔

،یہ بالکل بجا ہے
،اے میرے عزیز بھائی
لیکن اگر تم ذرا اور طاقتور ہو جاؤ
:اور کہو
"اب میں اپنے محبوب کو گیت گاؤں گا"
!تو کیا ہی شان دار بات ہو

یہ خُدا کے جلال کا باعث ہوگا۔
یہ تمہیں قوت بخشے گا۔

—ہاں، وہ عزیز بچہ مر گیا"
،میں اُسے واپس نہیں لا سکتا
،لیکن خُداوند نے یہ کیا ہے
اور وہ کبھی غلطی نہیں کرتا۔
"میں اُسے اب بھی گیت دوں گا۔"

ہاں، دولت چلی گئی"
اور میں افلاس میں آگرا
مگر اب
شکایت کے بجائے
میں اپنے محبوب کو
اپنے دل سے خاص نغمہ دوں گا۔
وہ میری حمد کا حقدار ہے۔
خواہ وہ مجھے مار ڈالے
"پھر بھی میں اس کی ستائش کروں گا۔"

—یہ مسیحی کا حصہ ہے
خُدا ہمیں مدد دے
کہ ہم ہمیشہ یوں ہی عمل کریں۔

اے عزیز دوستو
جب رخصتی کا وقت قریب ہو
تو ہم کیوں نہ
اپنے محبوب کو نغمہ پیش کریں؟
یہ وقت نزدیک آ رہا ہے
اور جب وہ قریب آ جائے
تو ہم اُس سے خائف نہ ہوں
بلکہ خُدا کا شکر ادا کریں۔

کہا جاتا ہے
—کہ ہنس مرنے سے پہلے گاتا ہے
،اگرچہ یہ دیومالائی بات ہے
،لیکن مسیحی خُدا کا ہنس ہے
اور وہ آخر میں
سب سے میٹھا نغمہ گاتا ہے۔

،جیسے شمعون بزرگ
وہ بھی آخر میں شاعر بن جاتا ہے
اور اپنی جان خُدا کے حضور اُنڈیل دیتا ہے۔
میری تمنا ہے
،کہ اگر ہمیں بڑھاپا نصیب ہو
تو ہماری آخری ایام
،شکرگزاری سے معطر ہوں
اور ہم خُداوند کو برکت دیں
،اور اُس کے جلال کا اعلان کریں
جب تک ہم اس عالم فانی میں رہیں۔

،ٹوٹ جاؤ
اے زنجیرو
،بکھر جاؤ
اے بادل
،ہٹ جائے
،اے پردہ
—جو راز کے مقام کو دنیا سے چھپائے ہوئے ہے
ہماری رُوحیں
،ابدیت کی طرف روانہ ہوں
!گاتے ہوئے

کیا نغمہ ہوگا
جو ہم اپنے محبوب کو گائیں گے
جب دس ہزار بار دس ہزار گویے
ہمارے ساتھ ہوں گے
— ہم بھی اُس میں حصہ لیں گے
ہر سُر اُس کے لیے
جس نے ہم سے محبت کی
اور اپنے ہی خون سے ہمیں گناہوں سے دھو ڈالا۔

ہر سُر
گناہ سے پاک
دنیاوی خیالات سے غیر مشغول
اور کامل۔
ہر سُر
اُس کے لیے مقبول
جسے وہ پیش کیا جائے گا۔

!آہ
اے دیرینہ مطلوب دین
!ا شروع ہو
ہمارے دل پکار اُٹھے ہیں
!کھل جا، اے دولتِ دروازہ"
اور میری رُوح کو گزرنے دے
"!تاکہ میں اپنے محبوب کو گیت گاؤں

اب میں ایک لمحہ ٹھہر کر
— یہ سوال ہر ایک مسیحی سے کرتا ہوں
اے بھائی
کیا تیرے پاس اپنے محبوب کے لیے کوئی نغمہ نہیں؟
اے بہن
کیا تُو اپنے محبوب کو کوئی گیت نہ دے گی؟
اے عمر رسیدہ دوست
کیا تُو اُسے کوئی سُر نہ دے گی؟
اے جوان بھائی
جو قوت سے لبریز ہے
کیا تیرے پاس اُس کے لیے تعریف سے معمور کوئی آیت نہیں؟

!آہ
اگر ہم سب
شکرگزاری کے رُوح میں
!عشائے ربّانی کی میز پر آئیں
شاید کچھ
داؤد کی مانند تابوتِ عہد کے سامنے ناچ سکیں۔

دوسرے شاید
کی مانند Ready-to-Halt
— اپنی بیساکھیوں پر ہوں
کے بیان کے مطابق Bunyan لیکن
وہ بھی
ایک موقع پر
جب حمد کا میٹھا نغمہ سنا
تو اپنی بیساکھیاں رکھ دیں۔

اُٹھے
 خُداوند کے نام کو برکت دیں
 یہ دن گزر گیا
 ،اور رحم سے بھرپور رہا
 —اور شام آگئی
 ،اور جب سورج غروب ہو
 تو ہم اُس کی تمجید کریں
 جس کی رحمت
 ،رات بھر ہمارے ساتھ رہے گی
 ،اور صبح کو پھر ہمارے پاس آئے گی
 اور اُس وقت تک ہمارے ساتھ رہے گی
 جب رات اور دن
 منظر کو بدلنا بند کر دیں گے۔

،اُٹھاؤ اپنے دلوں کو
 !اے میرے بھائیو
 تم میں سے ہر ایک
 ،اپنے ہاتھ حضرتِ اعلیٰ کے نام کی طرف بلند کرے
 اور اُس کی تمجید کرے
 !جو ابد تک زندہ ہے

!آہ"

کاش آدمی خُداوند کی شفقت کے لیے
 اور بنی آدم کے لیے اُس کے عجیب کاموں کے لیے
 "اُس کی حمد کریں

اب میں چند باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں

III

نغمہ کی نوعیت :

،میں یہ فرض کرتا ہوں کہ یہاں موجود ہر مسیحی
 ،جو گاتا ہے
 یہ جان چکا ہے کہ
 اُسے خُداوند کے نغمات میں سے
 ایک نغمہ عطا ہوا ہے۔
 "اب میں اپنے محبوب کو گیت گاؤں گا۔"

!اے عزیز بھائی
 —خُداوند کے نغمے کی ایک یہ خصوصیت ہے
 کہ وہ ہمیشہ نیا ہوتا ہے۔

کس قدر بار بار ہم نئے عہدنامہ میں پڑھتے ہیں
 کہ مقدسین اور فرشتے
 نیا گیت "گاتے ہیں۔"
 یہ اُن گیتوں سے بہت مختلف ہیں
 —جو ہم پہلے گایا کرتے تھے
 اور اُن سے بھی مختلف
 جن میں دنیا آج بھی لُدت پاتی ہے۔

ہمارے نغمے دل کے نغمے ہیں
—جان کے نغمے ہیں
ہماری خوشی حقیقی ہے
،نہ کہ خیالی یا دکھاوے کی
نہ ہی ہانڈی تلے جھاڑیوں کی سی چٹک۔

مضبوط خوشیاں
اور دائمی مسرتیں
مسیحی کے نئے گیت کا جوہر ہیں۔

ہر نئی رحمت
،نغمے کو تازگی بخشتی ہے
اور اسی باعث
یہ نغمہ کبھی پرانا نہیں ہوتا۔
اس میں ایک تازگی ہے
جس سے ہم کبھی اکتا نہیں جاتے۔

تم میں سے کچھ ایسے ہیں
جنہوں نے انجیل کی خوشخبری
—پچاس برس سے سنی ہے
کیا وہ تمہیں بے ذائقہ لگی؟
یسوع مسیح کا نام
پچاس یا ساٹھ سال قبل
تمہارے لیے
—سب سے شیریں نام تھا
کیا وہ اب پرانا ہو گیا؟

ہم میں سے جنہوں نے
،بیس برس سے اُسے جانا اور محبت کی
ہم تو بس یہی کہہ سکتے ہیں
،جتنا زیادہ ہم اُسے جانتے ہیں"
،اتنا ہی میٹھا وہ لگتا ہے
،اور جتنا زیادہ ہم اُس کی خوشخبری سے لطف اٹھاتے ہیں
"اتنا ہی زیادہ ہم پرانی اور سچی انجیل سے چمٹے رہنے کا عہد کرتے ہیں۔

،ہم واقعی نیا گیت گا سکتے ہیں
اگرچہ ہم نے یہی حمد بیس برس سے گائی ہو۔

تمام مقدسین کی حمد
—اس خوبی کی حامل ہے
کہ وہ سب کی ہم آہنگ ہوتی ہے۔
میں یہ نہیں کہتا
کہ اُن کی آوازیں ہم آہنگ ہوتی ہیں۔

کہیں کہیں
کوئی بھائی
ناک سے گاتا ہے
—اور اکثر اپنے اُس پاس کے سب کو بے سُرا کر دیتا ہے
مگر
،آدمی کے کان کے لیے آواز کا سُرا ہم نہیں

بلکہ
خُدا کے کان کے لیے دل کی آواز اہم ہے۔

اگر تم جنگل میں ہو
اور وہاں پچاس قسم کے پرندے ہوں
،اور وہ سب بیک وقت گائیں
تو تم کوئی بے سُری نہ سنو گے۔
یہ ننھے نغمہ سرا
،اپنے اپنے سُر میں گاتے ہیں
،جو ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتے ہیں
پھر بھی
کسی نہ کسی طرح
سب مل کر ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں۔

،مقدسین بھی
،جب وہ دُعا کرتے ہیں
—بڑی عجیب بات ہے
کہ وہ سب ہم آہنگی سے دُعا کرتے ہیں۔

اور جب وہ خُدا کی سنائش کرتے ہیں
تو بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔
میں اکثر دعا کی مجالس میں گیا ہوں
—جہاں تمام فرقوں کے ایماندار موجود تھے
اور میں تو
فرشتہ جبرائیل کو بھی چیلنج دیتا
کہ وہ پہچان سکتا
،کہ کون کس فرقے سے ہے
جب وہ گھٹنوں پر تھے۔

—تعریف میں بھی ایسا ہی ہے
:مقدسین سنائش میں ایک جیسے دکھائی دیتے ہیں"
،لفظ میں، عمل میں، اور خیال میں
جب وہ باپ اور بیٹے کے ساتھ
"شیریں رفاقت میں ہوتے ہیں۔

،اگرچہ ہمارے الفاظ ٹوٹے پھوٹے ہوں
اور ہمارے سُر
،خوبصورتی سے قاصر ہوں
پھر بھی
،اگر ہمارے دل درست ہوں
تو ہمارے الفاظ قبول ہیں
اور ہماری موسیقی
حضرتِ اعلیٰ کے کانوں میں نغمہ ہم آہنگی ہے۔

!اے عزیزو
مقدسین کی موسیقی کے بارے میں
یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے
کہ وہ اُسے ہمیشہ
ادھورا اور کم تر محسوس کرتے ہیں۔

اُنہیں لگتا ہے
جیسے وہ پھٹ پڑیں گے۔
داؤد کے کچھ زبور ایسے ہیں
—جہاں عبرانی میں الفاظ بکھرے ہوئے ہیں
ایسا لگتا ہے
جیسے شاعر نے خود کو
الفاظ کی طاقت سے بھی آگے کھینچ لیا ہو۔

اور کتنی بار
ہم اُسے دوسروں کو بلاتے دیکھتے ہیں
،کہ آئیں
اور خُدا کی تمجید میں
—اُس کا ہاتھ بٹائیں
،نہ صرف دوسرے مقدسین کو
بلکہ
گویا وہ سمجھتا ہے
—کہ مقدسین کافی نہیں
وہ ہر جاندار کو پکارتا ہے
کہ سانس لینے والی ہر چیز
خُدا کی تعریف کرے۔

کتنی بار
ہم مقدسین کو دیکھتے ہیں
جو آسمان، زمین، ہوا، اور سمندر کے باسیوں کو پکارتے ہیں
کہ آئیں
—اور خُدا کی تمجید کو بلند کریں
اور گویا وہ
،جانداروں سے بھی مطمئن نہیں
تو وہ درختوں کو دعوت دیتے ہیں
کہ جھومیں
،اور تالیاں بجائیں
اور سمندر کو بلاتے ہیں
کہ وہ گرجے
اور اپنی معموری کے ساتھ
حضرتِ اعلیٰ کی تمجید کرے۔

دیندار دل
یوں محسوس کرتے ہیں
جیسے ساری خلقت
ایک عظیم آرگن ہو
جس میں
،دس ہزار بار دس ہزار بانسریاں ہوں
—اور ہم ننھے انسان
—جن کے اندر خُدا بستا ہے
آ کر اپنی چھوٹی انگلیاں
اُس کے کی بورڈ پر رکھتے ہیں
اور ساری کائنات کو
حضرتِ اعلیٰ کی تمجید سے گونجا دیتے ہیں۔

کیونکہ انسان
،جہاں کا کہنہ ہے

اور وہ انسان
جو خُون سے دُھلا ہے
تمام زمین کو
اپنا خیمہ اجتماع
—اور اپنا مقدس ہیکل بناتا ہے
اور اُس ہیکل میں
ہر زبان
خُدا کے جلال کا اعلان کرتی ہے۔

وہ تاروں کو
چراغوں کی مانند روشن کرتا ہے
،کہ وہ حضرتِ اعلیٰ کے تخت کے سامنے جلتی رہیں
اور سب مخلوقات کو
دعوت دیتا ہے
کہ وہ لا متناہی عظمت کے ہیکل میں
خدمت گزار بنیں۔

آہ، بھائیو
خُدا ہمیں یہ کیفیت عطا کرے
کہ ہم آج شب
،اس حال میں ہوں
اور اگرچہ
ہم محسوس کریں
،کہ ہماری ستائش بکھرنے والی ہے
اور ہم اپنی حمد کو
حضرتِ یَهُوْوَا کی عظمت
اور اُس کی بے پایاں محبت کے مقابلے میں
،نہایت کم تر پائیں
پھر بھی
ہم اُسے مقبولیت سے
حمد گزاری پیش کر چکے ہوں گے۔

،میں نہایت سنجیدگی اور جوش سے
اُنندہ چند لمحوں میں
اپنے بھائیوں کو اُبھارنا چاہتا ہوں
کہ وہ اپنے محبوب کے حضور
،ایک نغمہ گائیں
کیونکہ میں یقین سے کہتا ہوں
کہ یہ مشق نہایت موزوں بھی ہو گی
اور نہایت مفید بھی۔

،میں صرف اپنی طرف سے کہوں گا
—لیکن میں یہ ضرور کہوں گا
،اگر میں اپنے خُداوند مسیح کی حمد و ثنا نہ کرتا
اگر میں اُس کے نام کو برکت نہ دیتا
،اور اُس کی تمجید نہ کرتا
تو میں اس قابل ہوتا
کہ میری زبان جڑ سے کھینچ کر نکال لی جاتی۔

—اور مزید کہوں گا
،اگر میں اُس کے نام کو جلال نہ دیتا

تو میں اس قابل ہوتا
کہ ہر پتھر جس پر میں چلتا ہوں
، اٹھ کر میری ناشکری کو لعنت دے
کیونکہ میں خُدا کی رحمت کا
— غرق قرض دار ہوں
، سر سے پاؤں تک
لامحدود محبت اور بے کنار ترس کا مقروض ہوں۔

کیا تم بھی ویسے ہی مقروض نہیں؟
پس میں تمہیں
— مسیح کی محبت کی قسم دیتا ہوں
، اٹھو
، اٹھو
، اپنے دلوں کو جگاؤ
تاکہ اُس کے جلالی نام کو بلند کرو۔

اے میرے بھائیو
یہ تمہارے لیے بہت بھلا کرے گا۔
شاید
خُدا کی تمجید کرنے سے بڑھ کر
کوئی روحانی مشق
ہمیں تقویت نہ دے۔
بعض اوقات
، جب دعا بھی ناکام ہو جائے
تو حمد کامیاب ہوتی ہے۔

یہ کمر باندھ دیتی ہے
سر اور روح پر
مقدس مسح کا تیل انٹیل دیتی ہے۔
یہ ہمیں
خُداوند کی اُس خوشی میں شریک کرتی ہے
جو ہماری قوت ہے۔

کبھی کبھی
، اگر تم بوجھل دل سے گانا شروع کرو
تو گاتے گاتے تم روحانی سیڑھی پر چڑھ سکتے ہو۔
نغمہ
، اگرچہ آغاز میں ایک بوجھ محسوس ہو
تو رفتہ رفتہ
وہ پروں کی مانند بن جاتا ہے
جو روح کو بلند کرتا ہے۔

اے، میرے بھائیو
، زیادہ گائو
، اور تم اور زیادہ گانے کے لائق بنو گے
، کیونکہ جتنا زیادہ تم گائو گے
اتنا ہی زیادہ تم خُدا کی تمجید کرنے کے قابل بنو گے۔

یہ خُدا کا جلال ہوگا۔
یہ تمہارے دل کو تسلی دے گا۔

اور یہ اُن کے لیے کشش کا باعث بنے گا
جو کلیسیا کے کناروں پر تذبذب میں کھڑے ہیں۔

کچھ مسیحیوں کی اداسی
،طالبین کو دور کر دیتی ہے
مگر دوسروں کی مقدس خوشی
اُنہیں کھینچ لاتی ہے۔

شہد سے زیادہ مکھیاں آتی ہیں
—بنسبت سرکہ کے
اور تمہاری خوش مزاجی سے
زیادہ جانیں مسیح کے پاس آئیں گی
بنسبت تمہاری سخت طبیعت کے۔
تمہاری وقف شدہ خوشی
تمہارے خود غرض غم سے زیادہ
نفوس کو نجات کی طرف لے آئے گی۔

خُدا ہمیں توفیق دے
کہ ہم دل اور زندگی سے
،خُدا کی حمد گائیں
یہاں تک کہ
—آسمان میں بھی یہی گائیں
اور میں شبہ نہیں کرتا
کہ بطور کلیسیا
،ہم زیادہ بابرکت اور مؤثر بن جائیں گے
اور اوروں کو بھی
،ہمارے ساتھ اپنا حصہ ملانے کی رغبت ہو گی
کیونکہ وہ دیکھیں گے
کہ خُدا ہمیں برکت دیتا ہے۔

اگر خُدا تمہیں
یہ محسوس کرا دے
،کہ تمہیں آج شب اُس کی تمجید کرنی ہے
تو میرا مقصد پورا ہو چکا ہے۔

—آہ! کاش میں تم سب کو یہ کہنے پر آمادہ کر سکتا
"میں اپنے محبوب کے لیے نغمہ گاؤں گا"

مگر تم میں کچھ ایسے ہیں
،جو اُسے محبت نہیں کرتے
اور اس لیے اُس کے لیے گانا بھی نہیں جانتے۔

،ایگزیٹر ہال میں
،کچھ برس پہلے
،ہماری ایک عبادت میں
—میں نے یہ حمد کا بند دیا
،پسُوع، اے میری جان کے محبوب"
"مجھے اپنی آغوش میں پناہ دے

ایک شخص وہاں موجود تھا
،جو انجیل کی خوشخبری سے بالکل ناواقف تھا

مگر یہ جملہ
 "یسوع، اے میری جان کے محبوب"
 اُس کے دل کو چھو گیا۔
 اُس نے کہا
 کیا یسوع میری جان کا محبوب ہے؟
 "اتو پھر میں بھی اُسے محبت کروں گا"

اور اُس نے اپنا دل یسوع کو دے دیا
 اور اُس کی قوم میں شامل ہو گیا۔

میں چاہتا ہوں
 کہ یہاں بھی کچھ لوگ
 یہی کہیں۔

تب وہ بھی
 اپنے محبوب کے لیے
 نغمہ گائیں گے۔
 مگر ابھی
 اُن کا مناسب ترین فرض
 دُعا اور توبہ کے ساتھ اعتماد ہے۔

خُدا اُن کی مدد کرے
 کہ وہ
 نجات دہندہ کو ڈھونڈیں
 —اور پالیں
 یعنی
 یسوع مسیح خُداوند کو۔
 آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ سپرجن
 زیور 116: 1-11

—یہ نغمہ ایک عمدہ ابتدا سے شروع ہوتا ہے

آیت 1

"میں خُداوند سے محبت رکھتا ہوں۔"
 کیا تُو بھی یہ کہہ سکتا ہے؟
 "ہاں، اے خُداوند! تُو سب کچھ جانتا ہے؛ تُو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔"
 "میں خُداوند سے محبت رکھتا ہوں۔"

کہا جاتا ہے کہ محبت اندھی ہوتی ہے
 لیکن خُدا سے محبت اندھی نہیں۔
 خُدا سے محبت دیکھ سکتی ہے
 اور اپنے وجود کی معقول اور مضبوط دلیل بھی دے سکتی ہے۔
 "میں خُداوند سے محبت رکھتا ہوں۔"

"آیت 1: "کیونکہ اُس نے میری آواز اور میری مَنتوں کو سنا ہے۔
 محبت کی ایک خوبصورت دلیل
 اُس خلوت گاہ میں ملتی ہے
 جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔"

اگر تُو کبھی مصیبت میں رہا ہے
اور اُس الہی دوست نے
تیری کمزور آہ و زاری کو سنا ہے
تو تُو ضرور اُس سے محبت کرے گا
اور تیرے لیے ممکن نہ ہو گا
کہ تُو اُس سے محبت نہ کرے۔

تُو حیران ہو گا
کہ دوسرے بھی اُسی سے محبت کیوں نہیں کرتے۔

:آیت 2

"کیونکہ اُس نے اپنا کان میری طرف مائل کیا؛ اسی لیے میں عمر بھر اُس سے دُعا کرتا رہوں گا۔"
کیونکہ — وہ اُسی ساز کو بار بار چھیڑتا ہے۔
یہ ایک شیریں نغمہ ہے
اور وہ اُسے پھر سے جھوٹا ہے
"کیونکہ اُس نے اپنا کان میری طرف مائل کیا۔"

آسمان سے جھک کر
اُس نے اپنا کان میرے ہونٹوں کے قریب کر دیا۔
اُس نے میری بکھری ہوئی باتوں کو سُن لیا۔
گناہ نے اُس کا کان دُور ہٹا دیا تھا
لیکن اُس نے پھر اپنا سر جھکایا
اور اپنا کان میری طرف مائل کیا۔

— "اسی لیے"
اب جو کچھ محبت کی دلیل تھی
وہی اب عمل کی تحریک بن گئی ہے۔
ایمان داروں کے باغ میں
پھول دوہرا کھلتا ہے
یہی شاخ ایک اور خوشبو دار کلی لیے کھڑی ہے
"میں عمر بھر اُس سے دُعا کرتا رہوں گا۔"

جب دعا میں مجھے کامیابی حاصل ہوئی
تو میں اُسی راہ پر چلتا رہوں گا۔
خُدا نے ایک بار سُنا
— وہ پھر سُنے گا

جب تک ہم زندہ ہیں
ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیے
"کیونکہ دعا ہی زندگی ہے۔"

اور ہم جانیں گے
— کہ سب سے بہتر جینا کیا ہے
ہر لمحہ خُدا کے دستِ فیض سے لینا
— اور منہ تک پہنچانا
مستلزل دعا کے وسیلہ سے۔

اب زیور نویس بتاتا ہے
کہ کس طرح خُدا نے اُس کی فریاد سُنی۔

"آیت 3: "موت کی دردناک حالت نے مجھے گھیر لیا
،وہ میرے گرد دائرہ باندھے کھڑی تھی
کوئی راہ فرار نہ تھی۔
موت کے غم
ایسے غم جو جان لیوا ہوتے ہیں۔

"آیت 3: "اور پاتال کی اذیتیں مجھ پر غالب آئیں؛
،اب وہ دائرے کے اندر آ چکی تھیں
اور مجھے پکڑ لیا تھا۔
،میں شیر کے نیچے لیٹا ہوا سا محسوس کر رہا تھا
جو کاٹتا اور چیرتا ہو۔

"پاتال کی اذیتیں مجھ پر غالب آئیں۔"
کیا تُو نے کبھی ایسا لمحہ دیکھا؟
میں نے دیکھا۔

!آہ
،میں اُسے کبھی فراموش نہیں کر سکتا
کیونکہ اُس کی نشانیاں
—ابھی تک میرے ذہن پر ثبت ہیں
جب پاتال کی اذیتیں
میرے وجود کو گرفت میں لیے ہوئے تھیں۔

،وہ کہتے ہیں کہ جہنم کوئی شے نہیں
لیکن جو کبھی
گناہ کی نادم روح پر
،ضمیر کی ملامت کی آگ کو محسوس کرے
وہ ایسا نہیں کہے گا۔
"پاتال کی اذیتیں مجھ پر غالب آئیں۔"

آیت 3:

"میں نے مصیبت اور غم کو پایا۔"
ایک غیر متوقع دریافت۔
یہ دشمن جوڑا
،میرے لذات کے نیچے
،میرے گناہوں کے نیچے
اور میری خود ساختہ راستبازی کے نیچے
چھپا ہوا تھا۔
"میں نے مصیبت اور غم کو پایا۔"

آیت 4:

"تب میں نے خداوند کے نام سے دُعا کی۔"
دعا کے لیے سب سے موزوں گھڑی
وہی ہے
جب ہم انتہائی تنگی میں ہوں۔

،جب کچھ اور نہ کر سکو
—تو دعا کرو
یہی بہترین وقت ہے۔

جب تُو دعا کے لیے مجبور ہو
!تو یہ کیسی بابرکت مجبوری ہے
"تب میں نے خُداوند کے نام سے دُعا کی۔"

اور اُس کی دعا کیا تھی؟
مختصر،
پراثر،
:سپاہی کی سی دعا

:آیت 4

"!اے خُداوند! میں تیری مَنّت کرتا ہوں، میری جان کو ربائی دے"
!اے عزیز سننے والے
،اگر تُو دعا شروع کرنا چاہے
:تو یہ ایک عمدہ آغاز ہے
"!اے خُداوند! میں تیری مَنّت کرتا ہوں، میری جان کو ربائی دے"

:آیت 5

"خُداوند رحیم اور صادق ہے؛ ہاں، ہمارا خُدا رحم کرنے والا ہے۔"
—ایک عجیب امتزاج
—رحمت اور صداقت
جو صرف صلیب کے دامن پر کھڑے ہو کر سمجھ آتا ہے۔

"ہاں، ہمارا خُدا رحم کرنے والا ہے۔"
،ایک بچہ جو پڑھ نہیں سکتا تھا
:خُدا کا نام یوں بجے کرتا
— "مرسی-فُل"
—اور یہی کافی ہے
،رحمت سے معمور
رحم کرنے والا۔

:آیت 6

"خُداوند سادہ دلوں کی حفاظت کرتا ہے؛"
—اے عقلمندو! خبردار رہو
—"خُداوند سادہ دلوں کی حفاظت کرتا ہے"
،صاف دل
،نیک نیت
،راستباز
—جو چالاکی سے عاری ہوں
،جن کا مذاق دنیا اڑاتی ہے
مگر خُدا اُن کی خبر لیتا ہے۔

:آیت 6

"میں پست حال تھا، اور اُس نے میری مدد کی۔"
کیا ہی میٹھا لمحہ ہے
جب کوئی سچائی کا مطالعہ کرنے کے بعد
خود کو اُس کا جیتا جاگتا ثبوت پائے۔

— "خُداوند سادہ دلوں کی حفاظت کرتا ہے"
یہ ایک عظیم حقیقت ہے۔

— "میں پست حال تھا، اور اُس نے میری مدد کی"
یہ اُس حقیقت کی روشن مثال ہے۔

کیا تُو بھی یہ کہہ سکتا ہے؟
کیا تُو اپنے روزنامچے میں لکھ سکتا ہے
میں پست حال تھا، اور اُس نے میری مدد کی؟"

:آیت 7

"اے میری جان! اپنی راحت کی طرف لوٹ آ، کیونکہ خُداوند نے تجھ پر احسان کیا ہے۔"
،واپس پلٹ آ
کیونکہ وہ نیک خُدا ہے۔

کیوں بھٹکتی پھرتی ہے؟
،اپنے پہلے شوہر کی طرف لوٹ آ
کیونکہ تیرے لیے وہ وقت بہتر تھا۔

،اُس نے فیاضی کی
اور میری جان پھر اُسی کے فضل پر جیتی ہے۔

:آیت 8

"کیونکہ تُو نے میری جان کو موت سے، میری آنکھوں کو آنسوؤں سے، اور میرے پاؤں کو لغزش سے چھڑایا۔"
یہ الفاظ

یوں محسوس ہوتے ہیں
جیسے میرے لیے ہی لکھے گئے ہوں۔

،کیا تُو بھی یہی محسوس کرتا ہے
اے عزیز سامع؟

— کیا تُو نے نجات کے اس تین پہلوؤں کو پایا
،جان کو موت سے
،آنکھوں کو آنسو سے
پاؤں کو پھسلنے سے؟

،اگر ایسا ہے
:تو پھر آج شب یہ عزم کر

:آیت 9

"میں زندوں کی زمین میں خُداوند کے حضور چلوں گا۔"
یعنی

،جیسے اُس نے میرے ساتھ نیکی کی
ویسے ہی میں بھی اُس کے ساتھ وفاداری سے چلوں گا۔

— میں آدمیوں پر نہ دیکھوں گا
،نہ اُن کی اُمید پر
،نہ اُن کی مدد پر

نہ اُن کے فیصلوں پر
بلکہ ہمیشہ خُداوند کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھوں گا۔

وہی میرا سب کچھ ہو گا۔

مبارک ہے وہ شخص
جو سب کچھ چھوڑ کر
صرف خُدا کی طرف متوجہ ہو جائے۔

جب تُو نے
مخلوق پر سے اپنی امید ہٹا کر
خالق کے بازو پر بھروسہ کیا
تب ہی تُو نے اصل زندگی پائی۔

باقی سب کچھ
فقط نمائشی ہے
لیکن یہ حقیقت ہے
کیونکہ صرف خُدا ہی ہے
اور باقی سب کچھ
محض خواب ہے۔

آیت 10-11:

"میں ایمان لایا، اسی لیے میں نے کہا؛ میں سخت دکھ میں تھا: میں نے اپنی جلدبازی میں کہا، سب آدمی جھوٹے ہیں۔"
اور وہ حق سے زیادہ دُور نہ تھا
اگرچہ اُس نے یہ بات جلدی میں کہی۔

کیونکہ جو کوئی
آدمیوں پر بھروسہ کرتا ہے
وہ اُس کے لیے جھوٹے نکلیں گے۔

وہ یا تو وفاداری کی کمی سے
یا قدرت کی کمی سے
تجھے ناکام کریں گے۔

ایسے مقام آئیں گے
جہاں سب سے مہربان ہاتھ بھی
تجھے سہارا نہ دے سکے گا
ایسے دکھ ہوں گے
جہاں تیری شریکِ حیات بھی
تجھے تسلی نہ دے سکے گی۔

تب تُو صرف خُدا کی طرف رجوع کرے گا
اور کبھی اُسے ناکام نہ پائے گا۔

زمین کے چشمے
، گرمیوں میں خشک
— اور سردیوں میں جم جاتے ہیں

! مگر اے میرے خُدا
میرے سب تازہ چشمے
، تجھ ہی میں ہیں
جہاں نہ پالا آتا ہے
نہ قحط

مبارک ہے وہ شخص
جو ہر شے سے کٹ کر
اپنے خُدا میں کامل پناہ لیتا ہے۔